رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴
Regd No. L. 5254
بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَاءُ
عَسٰۤی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

روزنامہ الفضل ربوہ

یوم شنبہ ۳ ربیع الثانی ۱۳۷۵ھ
فی پرچہ ۲ آنے

جلد ۴۴/۹ ★ ۱۹ نبوت ۱۳۳۴ ہش ۱۹ نومبر ۱۹۵۵ء ★ نمبر ۲۷۰

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کی صحت کے متعلق اطلاع

ربوہ ۱۸ نومبر۔ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی صحت کے متعلق آج صبح کی اطلاع مظہر ہے کہ

"صحت اچھی ہے" الحمد للہ

احباب حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کی صحت و سلامتی اور درازیٔ عمر کے لئے التزام سے دعائیں جاری رکھیں۔

ـ اخبار احمدیہ ـ

لاہور ۱۵ نومبر (بذریعہ ڈاک) ناظم صاحب دفتر جماعت احمدیہ لاہور مطلع فرماتے ہیں کہ حضرت مرزا بشیر احمد صاحب مدظلہ العالی کو کل اعصابی بے چینی کچھ زیادہ رہی۔ گردہ اور بڑی آنتڑی میں بھی ابھی تک درد ہے۔ احباب صحت کاملہ و عاجلہ کے لئے التزام سے دعائیں جاری رکھیں۔

ــ سیدہ ام مظفر احمد صاحبہ سلمہا اللہ تعالیٰ کو تین دن کے سکون کے بعد کل پھر درد اور گھبراہٹ کی تکلیف زیادہ رہی۔ رات بھی بے خوابی میں گزری۔ احباب التزام سے دعائیں جاری رکھیں کہ اللہ تعالیٰ آپ کو شفائے کامل و عاجل عطا کرے۔ آمین

ــ ربوہ ۱۸ نومبر آج سے یہاں مجلس انصار اللہ اور خدام الاحمدیہ مرکزیہ کے زیر اہتمام انصار اللہ اور خدام کے سالانہ اجتماعات شروع ہو رہے ہیں۔ جن میں شرکت کے لئے پاکستان کے مختلف علاقوں سے انصار صاحبان اور خدام خاص تعداد میں ربوہ پہنچ چکے ہیں۔ آج صبح بھی لاریوں اور ٹرینوں کے ذریعہ ان کی آمد کا سلسلہ جاری ہے۔ امید کی جاتی ہے سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بھی اجتماعات سے خطاب فرمائیں گے۔ انصار کا اجتماع دو روز اور خدام کا اجتماع تین روز تک جاری رہے گا۔

ــ خرطوم ۱۸ نومبر کل یہاں جناب اسمٰعیل الازہری نے وزارت عظمیٰ کے عہدہ کا دوبارہ حلف اٹھایا۔ پچھلے ہفتہ پارلیمنٹ میں بجٹ پر شکست کھا جانے کے بعد ان کی کابینہ مستعفی ہوگئی تھی۔ ان کی کابینہ سابقہ ارکان پر مشتمل ہے۔ اسمیں جنوبی سوڈان سے صرف ایک نئے وزیر کا اضافہ کیا گیا ہے

"میں پاکستان اور افغانستان کے تنازعہ میں مصالحت کرانے کیلئے تیار ہوں"

"مجھے امید ہے کہ موجودہ کشیدگی زیادہ عرصہ قائم نہیں رہیگی"

ــــ ایران کے نامزد سفیر برائے پاکستان کا اعلان ــــ

کوئٹہ ۱۸ نومبر۔ پاکستان کے لئے ایران کے نامزد سفیر میجر جنرل نادر نے کہا ہے کہ میں پاکستان اور افغانستان کے تنازعہ میں مصالحت کرانے کو تیار ہوں۔ کل تہران سے کراچی آتے ہوئے انہوں نے کوئٹہ میں اخبار نویسوں کو ایک بیان دیتے ہوئے اس امر پر افسوس ظاہر کیا کہ دو اسلامی ملکوں میں اختلافات رونما ہونے کے باعث تعلقات کشیدہ ہو گئے ہیں۔ انہوں نے کہا تاہم مجھے امید ہے کہ موجودہ کشیدگی زیادہ عرصہ قائم نہیں رہے گی۔ اور دونوں کے تعلقات پھر بہتر ہو جائیں گے۔ ایران اور پاکستان کے گہرے دوستانہ تعلقات کا ذکر کرتے ہوئے انہوں نے کہا میں خیرسگالی کا پیغام لے کر آیا ہوں۔ ایران اور پاکستان کے تعلقات ہمیشہ ہی سے بہت خوشگوار رہیں۔ ایران پہلے بھی تعاون کرتا رہا ہے۔ اور آئندہ بھی پاکستان کے ساتھ تعاون کرنے کے لئے ہمیشہ تیار رہے گا۔

کل وزیراعظم پاکستان چوہدری محمد علی نے کراچی میں ایران کے سفیر آقائے مسعود انصاری سے ملاقات کی۔ وہ اپنے موجودہ عہدے سے سبکدوش ہونے کے بعد ایران واپس جا رہے ہیں۔

ایران کے وزیراعظم جناب حسین علیٰ پر قاتلانہ حملہ

حملہ آور فدایان اسلام پارٹی کا رکن ہے

تہران ۱۸ نومبر کل یہاں شام کو ایران کے وزیراعظم جناب حسین علیٰ کو ہلاک کرنے کی کوشش کی گئی۔ جناب حسین علیٰ ایران کے مشہور مذہبی راہنما آیت اللہ کاشانی کے لڑکے کی فاتحہ خوانی میں شرکت کے بعد شاہی مسجد سے باہر آ رہے تھے کہ ایک شخص نے جو مسجد کی سیڑھیوں پر کھڑا ہوا تھا۔ ان کی طرف گولی چلا دی۔ پولیس جب حملہ آور پر جھپٹی تو اس نے اپنی بندوق وزیراعظم پر پھینک دی۔ جس سے ان کو چوٹ آ گئی۔ حملہ آور کو شناخت کر لیا گیا ہے اس کا نام مظفر علی ذوالقدر ہے۔ اور وہ فدایان اسلام پارٹی کا رکن ہے حسین علیٰ معمولی مرہم پٹی کے بعد دفتر جانے کے قابل ہو گئے۔ رات کو انہوں نے کابینہ کے اجلاس میں بھی شرکت کی۔

پیرس معاہدہ بغداد کی مستقل کونسل کا جو اجلاس شروع ہوا ہے۔ پروگرام کے مطابق جناب حسین علیٰ اس میں شرکت کریں گے۔ ایرانی وفد آج بغداد روانہ ہو جائیگا۔ وزیراعظم اس میں بعد میں جا شریک ہوں گے۔

سیلاب زدہ علاقوں کے طلباء کے لئے رعایت

لاہور ۱۸ نومبر ایک خبر رساں ایجنسی کی اطلاع کے مطابق مغربی پاکستان کی حکومت نے احکام جاری کئے ہیں کہ سیالکوٹ لاہور ملتان اور دوسرے سیلاب زدہ علاقوں کے طلباء کو محکمہ تعلیم کی شائع کی ہوئی کتابیں مفت یا آدھی قیمت پر دی جائیں (ریڈیو)

کاغذ اور گتہ کا ایک اور کارخانہ
ـ چالو ہو گیا ـ

لاہور ۱۸ نومبر۔ نوشہرہ میں اعلیٰ قسم کے گتے اور کاغذ کا جو کارخانہ زیر تعمیر تھا اس میں کام شروع ہو گیا ہے۔ یہ کارخانہ صنعتی کارپوریشن نے قائم کیا ہے۔ یہ ان تین کارخانوں میں سے ایک ہے جو کارپوریشن تعمیر کر رہی ہے۔ اس کارخانے کی تکمیل کے بعد کاغذ باہر سے منگوانے کی ضرورت [illegible] رہے گی۔ اس کارخانے کے قیام پر ایک کروڑ [illegible] لاکھ روپے خرچ ہوئے ہیں۔ ایک اور کارخانہ [illegible] داہوالی کے مقام پر زیر تعمیر ہے جو عنقریب کام شروع کر دے گا۔

مسعود احمد پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس ربوہ میں طبع کرا کر دفتر الفضل ربوہ سے شائع کی
ایڈیٹر: روشن دین تنویر بی۔ اے۔ ایل ایل بی

روزنامہ الفضل ربوہ
مورخہ ۱۹ نومبر ۱۹۵۵ء

ایک اہم وجہ

روزنامہ تسنیم کی اشاعت مورخہ ۱۵ نومبر ۱۹۵۵ء میں ایک اداراتی نوٹ "مناسب مشورہ" کے زیر عنوان شائع ہوا۔ جو بجنسہٖ درج ذیل ہے :۔

"بھارت میں مقیم پاکستانی سفیر راجہ غضنفر علی خاں نے ایک بیان میں پاکستان کے ہندوؤں اور ہندوستان کے مسلمانوں کو ترک وطن کا بڑھتا ہوا رجحان ختم کرنے کا مشورہ دیا ہے بالخصوص پاکستانی ہندوؤں سے راجہ صاحب نے اپیل کی ہے۔ کہ وہ بلاوجہ اپنے آپ کو بے گھر بنا کر پریشانیوں اور مشکلات کو دعوت نہ دیں۔ اور اپنے آپ کو پاکستان کے حالات کے مطابق ڈھالنے کی کوشش کریں۔ راجہ صاحب کا یہ مشورہ کم از کم پاکستان کے ہندوؤں کی حد تک تو مناسب بھی ہے۔ اور معقول بھی اس لئے کہ اپنا گھر بار چھوڑ کر کسی دوسرے ملک میں منتقل ہونے کی ضرورت اسی وقت پیش آسکتی ہے۔ جب اس ملک میں باعزت طریق پر زندگی گذارنا ممکن ہی نہ رہے۔ اور محض اقلیت ہونے کی بناء مختلف قسم کی مشکلات کا سامنا کرنا پڑ رہا ہو۔ لیکن کیا کوئی کٹر سے کٹر مہاسبھائی بھی یہ بات ثابت کرسکتا ہے۔ کہ یہاں کے ہندوؤں کی کبھی دل آزاری بھی کی گئی ہے۔ لوٹ کھسوٹ اور قتل وغارت تو بہت بعد کی بات ہے حقیقت یہ ہے کہ ان کے ساتھ کسی غیر منصفانہ سلوک کی ایک مثال بھی پیش نہیں کی جاسکتی۔ رہا بھارت کے مسلمانوں کا معاملہ تو اگر ان کے بارے میں بھارت کی حکومت اور وہاں کی عام آبادی کی طرف سے منصفانہ اور روادارانہ سلوک کا مظاہرہ کیا جائے۔ تو ہمیں یقین ہے کہ یہ لوگ نقل مکانی کو ترجیح دینے کے لئے تیار نہیں ہیں۔ کاش کہ ان سے بھی شریفانہ برتاؤ کرنے پر غور کیا جاسکے"۔ (روزنامہ تسنیم لاہور مورخہ ۱۵ نومبر ۱۹۵۵ء)

یہ امر واقعی نہایت تشویشناک ہے۔ کہ پاکستان اور بھارت کی اقلیتوں کو اپنے اپنے ملک پر اعتماد نہیں۔ اس خطرناک رجحان کی وجہ سب تو وہی بداعتمادی ہے۔ جو انگریزی راج میں ہندوؤں اور مسلمانوں کے درمیان پیدا ہوچکی تھی۔ یہاں ان تفصیلات میں جانے کی نہ تو گنجائش ہے اور نہ ضرورت۔ البتہ تقسیم کے بعد کہ جبکہ تقسیم کے معاہدہ میں یہ بات بھی طے ہوئی ہے۔ کہ دونوں ملک اپنی اپنی اقلیتوں کے جان ومال وغیرہ کی حفاظت کریں گے۔ اور اقلیتوں سے توقع کی گئی ہے۔ کہ وہ اپنے اپنے ملک سے وفاداری کا اظہار کریں گی۔ تو چاہیئے تھا کہ یہ دونوں نوزائیدہ ممالک اور ان کی اقلیتیں تقسیم کے بعد پچھلی باتوں کو فراموش کردیتے۔ اور نئے سرے سے اپنے اپنے ملک کے ماحول کے مطابق زندگی بسر کرنے کا چارہ کرتے۔ مگر تجربہ بتاتا ہے۔ کہ ایسا نہیں ہوا۔ اور نہ صرف بھارت کے مسلمان جہاں واقعی ان کے ساتھ اکثریت اچھا سلوک نہیں کرتی۔ اور آئے دن وہاں سے فرقہ دارانہ فسادات کی خبریں آتی رہتی ہیں۔ بلکہ جیسا کہ روزنامہ تسنیم نے کہا ہے۔ پاکستان کے ہندو بھی باوجودیکہ ان کے ساتھ اکثریت نے کوئی بُرا سلوک نہیں کیا۔ اپنے اپنے ملک کو چھوڑ کر دوسرے میں آباد ہونے کے لئے ہر قسم کی تکالیف برداشت کرنے پر آمادہ ہیں۔

جیسا کہ معاصر نے کہا ہے۔ بھارت کے مسلمانوں کا ترک وطن کرنا تو سمجھ میں آسکتا ہے۔ کہ ان کے ساتھ بھارت کی سیکولر ریاست میں منصفانہ اور روادارانہ سلوک نہیں ہو رہا۔ لیکن کیا یہ تعجب خیز نہیں ہے۔ کہ پاکستان کے ہندو جن کے ساتھ رواداری برتی جارہی ہے۔ یہاں رہنے پر مطمئن نہیں۔ اور ترک وطن کی تکالیف برداشت کرنا پسند کرتے ہیں۔

محض ایسی معمولی نصیحت کردینا جیسا کہ راجہ غضنفر علی صاحب نے کی ہے۔ اس سوال کا کوئی خاص حل نہیں ہے۔ بلکہ ضرورت اس امر کی ہے۔ کہ دونوں ملکوں کے سمجھدار لوگ مل کر بیٹھیں۔ اور اس کی وجوہات معلوم کریں۔ اور پھر ان وجوہات کو دور کرنے کے لئے ایسی تجاویز سوچیں کہ دونوں ملکوں کی اقلیتوں کے دل میں اپنے اپنے ملک کے متعلق اعتماد کس طرح پیدا کیا جاسکتا ہے اسی طرح جس طرح پاکستان اور بھارت نے بعض دوسرے معاملات کو باحسن طریق طے کرنے کے لئے مخلوط کمشنیں مقرر کی ہوئی ہیں چاہیئے کہ اس نہایت اہم معاملہ پر غور کرنے کے لئے بھی کوئی ایسی ہی مخلوط کمشن بٹھائی جائے۔ جو پوری پوری تحقیقات کرکے اپنی سفارشات پیش کرے جن پر ہر دو جانب عمل کیا جائے۔

تقسیم کے وقت ترک وطن کی وجہ سے جو تباہی لوگوں پر آئی تھی۔ اگر اس کی ہلاکت آفرینیوں کو نظر انداز بھی کردیا جائے۔ تو پھر بھی ترک وطن بذات خود ایک ایسی خطرناک مصیبت ہے۔ کہ جس کا تجربہ دونوں ملک اچھی طرح کرچکے ہیں اس لئے اس اہم معاملہ کو حل کرنا دونوں ملکوں کی بہبودی کے لئے نہایت ضروری ہے۔ اور اس کی اہمیت دوسرے اختلافی مسائل سے کم نہیں سمجھنی چاہیئے۔

آخر میں ہم اہل پاکستان کے لئے ایک سوال پیش کرتے ہیں۔ اور وہ یہ ہے۔ کہ کیا یہ بات ہمارے غور کرنے کے قابل نہیں۔ کہ جب پاکستان میں ہندوؤں کو بظاہر کوئی تکلیف نہیں۔ تو پھر بھی ہندو مشرقی بنگال سے کیوں ہجرت کررہے ہیں۔ یہ درست ہے کہ بعض بھارت کی ہندو متعصب جماعتیں انہیں اکسا رہی ہیں۔ اور انہیں خیالی خطرات سے ڈرا کر ترک وطن جیسی تکلیف دہ چیز پر آمادہ کررہی ہیں۔ مگر سوال یہ ہے۔ کہ یہ متعصب ہندو جماعتیں کیوں کامیاب ہو رہی ہیں۔

ہم صرف سوال کے طور پر عرض کرتے ہیں۔ کہ کیا اس کی خاص وجہ بعض اہل علم حضرات کی وہ سرگرمیاں اور ان کی آئیڈیالوجی کی وہ تلخیاں نہیں ہیں۔ جن کا اظہار وہ پاکستان کے معرض وجود میں آنے کے ساتھ ہی نہایت بے ڈھنگے طریق سے کررہے ہیں۔ کیا پاکستان کے ہندوؤں کے دل میں یہ خطرات ہم نے خود پیدا نہیں کئے۔ کہ پاکستان میں اقلیتوں کے ساتھ اکثریت سے بالکل علیحدہ سلوک کیا جائیگا۔

اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل وکرم سے ہمیں ایک آزاد خطہ جس میں ہم اسلامی اصولوں کے مطابق زندگی بسر کرسکتے تھے عطا کیا۔ اہل علم حضرات کی یہ کوشش کہ یہاں اللہ تعالیٰ کے احکام کے مطابق حکومت کی جائے۔ اصولاً صحیح ہے۔ مگر افسوس ہے کہ انہی اہل علم حضرات نے اسلامی اصولوں کی کچھ اسی قسم کی تشریحات اسی زمانہ میں کردی ہوئی ہیں۔ کہ سچی بات یہ ہے کہ کوئی غیرت مند اقلیت ایسے ملک میں رہنا پسند نہیں کرسکتی۔ جس میں اسلامی اصولوں کی ایسی تشریحات کی گئی ہوں۔ اور جہاں یہ بھی زور دیا جارہا ہو۔ کہ اسلامی اصولوں کی وہی تشریحات صحیح ہیں۔ جو انہوں نے کی ہیں۔ چنانچہ مودودی صاحب نے "ارتداد کی سزا اسلامی قانون میں" کے نام سے ایک کتابچہ شائع فرمایا ہے۔ جس میں آپ "دارالاسلام میں تبلیغ کفر کا مسئلہ" پر لکھتے ہیں :۔

"اس مسئلہ کا فیصلہ تو قتل مرتد کے قانون نے خود ہی کردیا ہے۔ کیونکہ جب ہم اپنے حدود اقتدار میں کسی ایسے شخص کو جو مسلمان ہو۔ اسلام سے نکل کر کوئی دوسرا مذہب ومسلک قبول کرنے کا حق نہیں دیتے تو لامحالہ اس کے معنے یہی ہیں۔ کہ ہم حدود دارالاسلام میں اسلام کے بالمقابل کسی دوسری دعوت کے اٹھنے اور پھیلنے کو بھی برداشت نہیں کرسکتے۔" (صفحہ ۳۳)

اب جب کوئی ہندو یا عیسائی یہ کتاب پڑھے گا۔ تو بتایا جائے۔ کہ اس کے لئے پاکستان کی اسلامی ریاست میں وفادار شہری بن کر رہنے کا جذبہ کس طرح پیدا ہو سکتا ہے؟

راجہ غضنفر علی خاں صاحب کہہ سکتے ہیں کہ یہ تو ایک غیر ذمہ دار شخص کی بڑ ہے۔ پاکستان کی اسلامی ریاست میں ایسا کبھی نہیں ہوسکتا۔ ہندوؤں کو مطمئن رہنا چاہیئے۔ اور عیسائیوں کو بھی۔ مگر جب ہندو اور عیسائی اپنی آنکھوں سے یہ بھی دیکھ رہے ہوں۔ کہ انہی مودودی صاحب کو جنہوں نے ایسے خود ساختہ مسائل اسلام کے سر اس بیسویں صدی عیسوی میں بھی تھوپے ہیں۔ اور دھڑلے سے ان کی اشاعت کی ہے۔ اور احمدیوں کے خلاف فساد فی الارض میں بڑھ چڑھ کر حصہ لیا ہے۔ (باقی صفحہ ۸ پر)

نوجوانان احمدیت کے نام حضرت امیر المؤمنین ایدہ اللہ تعالیٰ کا ایک اہم ارشاد

مورخہ $\frac{8}{55}$ ۱۱ کو قیام لاہور کے دوران میں حضرت امیر المؤمنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے اس عاجز کو ارشاد فرمایا کہ نوجوانوں کو یہ تحریک کی جائے۔ کہ وہ تقویٰ اور عبادت پر خاص طور پر زور دیں۔ اور اتنی عبادت کریں کہ آسمان کے دروازے ان کے لئے کھل جائیں اور ان پر الہام نازل ہونا شروع ہو جائے پس میں ان مختصر الفاظ کے ساتھ نوجوانوں کو حضور کا پیغام پہنچاتا ہوں۔ اور امید کرتا ہوں۔ کہ نوجوان اس طرف فوری توجہ کریں گے۔ چونکہ سیدنا حضرت امیر المؤمنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اس طرف بار بار توجہ دلا رہے ہیں۔ اور جو نوجوان اس وقت حضور کے ارشاد پر لبیک کہیں گے۔ یقیناً ان کے لئے آسمان کے دروازے کھولے جائیں گے۔ اور وہ اپنے رب کو اپنے قریب پائیں گے (انشاء اللہ) امید ہے کہ مجالس خدام الاحمدیہ بھی اس طرف خاص اور فوری توجہ دیں گی

(خاکسار غلام محمد اختر ناظر اعلیٰ)

ہالینڈ کے احمدیہ مشن کے زیر اہتمام اسلام کے متعلق دو نئی کتابوں کی اشاعت

کتابوں کی مقبولیت۔ عیسائی پریس کی طرف سے تنقید و تبصرہ

— از مکرم مولوی غلام احمد صاحب بشیر مبلغ اسلام مقیم ہالینڈ —

ڈچ مشن کی طرف سے اس سال دو نئی کتب شائع کروائی گئی ہیں۔ جن میں سے ایک مولانا شمس صاحب کی کتاب "مسیح کہاں فوت ہوئے" کا ترجمہ ہے۔ اور دوسری کتاب خاکسار کی لکھی ہوئی ہے "قرآن مجید اور اس کی اخلاقی تعلیم"

یہ دونوں کتابیں ہم نے کوشش کر کے دو پبلشروں کی معرفت شائع کروائی ہیں۔ کیونکہ جو کتاب پبلشر کے ذریعہ شائع نہ ہو۔ اسے دوکاندار اپنے پاس نہیں رکھتے۔ پبلشر کے ذریعہ شائع ہونے والی کتاب اگرچہ خریدنے والوں کے لئے مہنگی ہوتی ہے۔ تاہم ایسی کتاب کو لوگ آسانی سے خریدتے ہیں یہ دونوں کتابیں تقریباً ایک ہی وقت میں منظر عام پر آئی ہیں۔ دونوں کتابوں کے متعلق اخبارات نے ریویو کئے ہیں۔ مولانا شمس صاحب کی کتاب کے متعلق تو سوائے آزاد پریس کے اور کسی نے بھی ابھی اپنے خیالات کا اظہار نہیں کیا۔ حالانکہ اس کتاب کے خلاف عیسائی پریس کا احتجاج متوقع تھا۔ دراصل عیسائیوں کے پاس مقابلہ کرنے کے دو بڑے ہتھیار ہیں

(۱) وہ اپنے متبعین کو ایسی کتاب کے پڑھنے سے قطعاً منع کر دیتے ہیں۔ کیتھولک فرقہ کا ایک گروپ خاص اسی کام پر متعین ہے۔ ہر نئی شائع ہونے والی کتاب سنسر کے پاس جاتی ہے۔ اگر مجلس یہ فیصلہ کر دے کہ ہر ایک اس کتاب کو پڑھ سکتا ہے تو اجازت دے دی جاتی ہے۔ اگر یہ فیصلہ ہو۔ کہ صرف اچھے تعلیم یافتہ ہی پڑھیں۔ تو کہ دیا جاتا ہے کہ صرف اچھے تعلیم یافتہ ہی اس کتاب کو پڑھنے کے مجاز ہیں۔ چنانچہ "قرآن مجید اور اس کی اخلاقی تعلیم" کے متعلق یہی فیصلہ اخبار میں شائع ہوا ہے۔ اور اگر یہ فیصلہ ہو جائے کہ اس کتاب کو پڑھنا قطعی ممنوع ہے۔ تو پھر کسی کو بھی پڑھنے کی اجازت نہیں ہوتی۔ سوائے تنقیدی مجلس کے اراکین کے یا مشنری گروپ کے۔ ایسا فیصلہ ابھی تک ہماری کسی کتاب کے متعلق بھی نہیں ہوا میرے نزدیک اس کی ایک بڑی وجہ یہ ہے کہ اگر مجلس کی طرف سے اس قسم کے فیصلہ کا اعلان ہوتی تب لوگ پوشیدہ طور پر ایسی کتاب خرید کر پڑھتے [illegible]

عام اجازت دینے کی صورت میں اتنے لوگ نہیں پڑھتے۔ جتنے منع ہونے کی صورت میں پڑھتے ہیں۔

(۲) دوسرا ہتھیار یہ ہے کہ جن کتابوں کے متعلق وہ سمجھیں کہ یہ زیادہ خطرناک ہیں ان کے متعلق وہ بالکل خاموش رہتے ہیں یہ ہتھیار زیادہ خطرناک ہوتا ہے۔ ہمارے ایک دوست ڈاکٹر دی یونگ نے جو اکثر ہماری مدد بھی کرتے ہیں۔ مولانا شمس صاحب کی کتاب کے پروف دیکھتے وقت فرمایا تھا مجھے اس بات کا ڈر نہیں کہ عیسائی کڑی تنقید کریں گے بلکہ مجھے اس بات کا خدشہ ہے کہ کہیں وہ بالکل خاموشی اختیار نہ کر لیں یہ زیادہ نقصان دہ امر ہوگا۔ چنانچہ معلوم ہوتا ہے۔ کہ سارے عیسائی پریس نے اس ہتھیار کو استعمال کیا ہے۔ یہی وجہ ہے کہ ابھی تک کسی نے بھی اس کے خلاف آواز نہیں اٹھائی۔ اس وقت تک اخباروں نے جو آراء ظاہر کی ہیں۔ اس کا ترجمہ ہدیہ ناظرین کیا جاتا ہے۔

(۱) احمدیہ مسلم مشن آف ہالینڈ کی طرف سے "مسیح کہاں فوت ہوئے" کے نام سے ایک کتاب شائع ہوئی ہے۔ جس کے مصنف مسٹر شمس ہیں۔ اور جس کا ترجمہ مسز مزمن نے کیا ہے۔ اس کتاب کا لب لباب یہ ہے کہ یسوع مسیح صلیب پر فوت نہیں ہوئے بلکہ بے ہوشی کی حالت میں قبر میں اتارے گئے۔ جہاں سے ہوش آنے پر باہر نکل گئے۔ چونکہ فلسطین میں ان کے لئے خطرہ تھا۔ اس لئے وہاں سے مشرقی ممالک کو چلے گئے۔ جہاں جا کر انہوں نے اسرائیل کی گمشدہ بھیڑوں کو انجیل کی خوشخبری سنائی۔ انجیل سے بھی معلوم ہوتا ہے کہ مسیح تمام گمشدہ بنی اسرائیلیوں کو جمع کرنے آئے تھے جو کہ ساری دنیا میں پھیلے ہوئے تھے۔ اور پھر کشمیر میں وفات پائی۔

Het Vaderland

26 March 1955

مولوی شمس صاحب کی کتاب بھی بہت دلچسپ ہے۔ اس میں یہ ثابت کرنے کی کوشش کی گئی ہے۔ کہ مسیح صلیب پر فوت نہیں ہوئے بلکہ بیہوش ہو گئے تھے۔ اور اسی حالت میں انہیں قبر میں رکھا گیا۔ جب انہیں ہوش آیا۔ تو وہاں سے نکل کر باہر چلے گئے یعنی وہ مردہ سے زندہ نہیں ہوئے۔ اور پھر ہندوستان کو روانہ ہوئے۔ اس طرف جانے کی کیا وجہ ہوئی۔ اس کا جواب متی کے دسویں باب سے ملتا ہے۔ کہ وہ بنی اسرائیل کے گمشدہ قبائل کو جمع کرنے آئے تھے چونکہ انڈیا کشمیر میں بعض قبائل آباد تھے۔ اس لئے حضرت مسیح ان ممالک کی طرف تشریف لے گئے۔ جہاں وہ انجیل کی منادی کرتے رہے۔ اور فوت ہو کر سرینگر میں مدفون ہوئے۔ ان کی قبر یوز آسف کے نام سے مشہور ہے۔ جو کہ محلہ خانیار میں واقع ہے۔ اس کتاب کے شروع میں اس قبر کا فوٹو بھی دیا گیا ہے۔ اگرچہ یہ نظریہ قابلِ تنقید ہے تاہم یہ کتاب جو ۱۳۰ صفحات پر مشتمل ہے شروع سے لے کر آخر تک قارئین کی دلچسپی کا موجب ہے

Het Panool

30 March 1955

یہ دونوں پرچے آزاد ہیں اس لئے انہوں نے اپنی رائے کا اظہار کر دیا ہے۔ دوسری کتاب پر بہت سے اخباروں نے آراء دی ہیں۔ جن میں سے بعض کے تراجم ہدیۂ ناظرین الفضل کئے جاتے ہیں

(۱) Maasbode

کیتھولک اخبار اپنی ۲۴ اگست کی اشاعت میں لکھتا ہے

"چونکہ اکثر اہل یورپ قرآن (مجید) کا بہت ہی کم علم رکھتے ہیں اس لئے مسٹر بشیر نے یہ کتاب لکھی ہے۔ اور اس میں یہ دکھلانے کی کوشش کی ہے۔ کہ کس طرح مسلمانوں کی یہ مذہبی کتاب منصۂ شہود پر آئی۔ اور اس کی کیا حیثیت ہے۔ اگرچہ اس کی طرز تحریر نہایت ہی نرم ہے۔ تاہم اس کتاب کی تحریر میں مناظرانہ پہلو بھی ہے۔ اس لئے کم تعلیم یافتہ طبقہ کو اس کے پڑھنے کی اجازت نہیں۔ لیکن تعلیم یافتہ اس کتاب کو پڑھنے سے قرآن کی حیثیت کے متعلق ابتدائی معلومات حاصل کر سکتے ہیں"

(۲) کیتھولک سنسر کا اخبار لکھتا ہے "مسٹر بشیر نے اس کتاب میں مناظرانہ طرز پر اسلامی تعلیم کو بیان کرتے ہوئے قرآن مجید کے خدائی

ملفوظات حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

گناہ یقین پر غالب نہیں آسکتا

"اے دے لوگو! جو نیکی اور راستبازی کے لئے بلائے گئے ہو تم یقیناً سمجھو کہ خدا کی کشش اس وقت تم میں پیدا ہوگی۔ اور اسی وقت تم گناہ کے مکروہ داغ سے پاک کئے جاؤ گے جبکہ تمہارے دل یقین سے بھر جائیں گے۔ شاید تم کہو گے کہ ہمیں یقین حاصل ہے۔ سو یاد رہے کہ یہ تمہیں دھوکا لگا ہوا ہے۔ یقین تمہیں ہرگز حاصل نہیں۔ کیونکہ اس کے لوازم حاصل نہیں۔ وجہ یہ کہ تم گناہ سے باز نہیں آتے۔ تم ایسا قدم آگے نہیں اٹھاتے۔ جو اٹھانا چاہیئے۔ تم ایسے طور سے نہیں ڈرتے جو ڈرنا چاہیئے۔ خود سوچ لو کہ جس کو یقین ہے کہ فلاں سوراخ میں سانپ ہے۔ وہ اس سوراخ میں کب ہاتھ ڈالتا ہے۔ اور جس کو یقین ہے کہ اسکے کھانے میں زہر ہے وہ اس کھانے کو کب کھاتا ہے۔ اور جو یقینی طور پر دیکھ رہا ہے۔ کہ اس فلاں بَن میں ایک ہزار خونخوار شیر ہے۔ اس کا قدم کیونکر بے احتیاطی اور غفلت سے اس بَن کی طرف اٹھ سکتا ہے۔"

(کشتی نوح)

خدا کی کلام ہونے۔ اس کی سچائی اور خوبصورتی کو ثابت کرنے کی کوشش کی ہے۔ ان کے نزدیک اسلام عیسوی مذہب کی تکمیل ہے۔ مصنف عیسائی مذہب کے عالمگیر ہونے کا انکار کرتے ہیں۔ یہ کتاب تمام مسلمانوں کا عقیدہ پیش نہیں کرتی بلکہ جماعت احمدیہ کا نظریہ پیش کرتی ہے۔"

(Idial 10 Aug 1955)

۳۔ "Het Parool" اپنی ۱۹ راگست کی اشاعت میں لکھتا ہے:-

احمدیہ مسلم مشن کی طرف سے ایک کتاب شائع کی گئی ہے۔ جو کہ مسٹر بشیر انچارج مشن کی لکھی ہوئی ہے۔ اور جس کا موضوع ہے "قرآن اور اس کی اخلاقی تعلیم"۔ اس کتاب میں مختلف تاریخی واقعات قرآن مجید کے ظہور کے متعلق پیش کئے گئے ہیں۔ علاوہ ازیں یہ کوشش بھی کی گئی ہے کہ قرآن مجید کے متعلق عام غلط خیالات کی تردید کی جائے۔ آخر میں قرآن مجید کے الفاظ میں قرآن کی اخلاقی اور مذہبی تعلیم کو پیش کیا گیا ہے۔ جس سے انسان کو اس کتاب کے متعلق ابتدائی واقفیت حاصل ہو سکتی ہے۔

۴۔ "Amersfoorts Courant" اپنی اگست کی اشاعت میں لکھتا ہے:-

"اس زمانہ میں مذہب کے متعلق حالات کہاں تک بدل چکے ہیں۔ (قرآن اور اس کی اخلاقی تعلیم) کی اشاعت سے اس کا اندازہ کیا جا سکتا ہے۔ جو کہ قرآنی تعلیم اور اسکے نظریات کی وضاحت کرتی ہے۔ عیسائی دنیا ہمیشہ کہتی رہی ہے کہ تمام مخلوق کو انجیل کی خوشخبری پہنچانا اس کا فرض ہے۔ اسلام نے تو اپنے آپ کو مشرقی دنیا سے متعلق رکھا ہے۔ مگر اس میں اب واضح تبدیلی پیدا ہو چکی ہے۔ ابھی ابھی ہیگ میں ایک مسجد بنائی گئی ہے۔ اور اب یہ کتاب شائع ہوئی ہے۔ جو کہ اسلام اور اسکی تعلیم کے متعلق اپنا نظریہ پیش کرتی اور ان کی وضاحت کرتی ہے۔ ہم یہ کہنے پر مجبور ہیں کہ جی اے بشیر کو اس میں پوری کامیابی حاصل ہوئی ہے۔ وہ نہایت ہی سادہ طرز پر قرآن کے ظہور وغیرہ کے متعلق قرآن سے ثبوت دینے کے بعد اس کی اخلاقی تعلیم اور مذہبی نظریات کو پیش کرتے ہیں ایک طرف بعض مقامات سے ایسا معلوم ہوتا ہے کہ قرآنی تعلیم عیسائی تعلیم سے بہت مشابہ ہے۔ مگر دوسری طرف وہ مسیح کی خدائی کی واضح الفاظ میں تردید کرتی ہے۔ اسلام کے نزدیک حضرت مسیح حضرت محمد (صلے اللہ علیہ وسلم) کی طرح خدا تعالیٰ کے نبی تھے۔ یہ ایک دلچسپ کتاب ہے۔ جو کہ قرآن مجید کے متعلق بہت سے غلط خیالات کی تردید کرنے میں بہت ممد ثابت ہوگی۔"

۵۔ "Indische Courant" اپنی ۱۹ر جولائی کی اشاعت میں لکھتا ہے:-

"قرآن اور اس کی تعلیم" یہ کتاب جی اے بشیر انچارج احمدیہ مسلم مشن کی لکھی ہوئی ہے جو ۱۰۴ صفحات پر مشتمل ہے۔ اس کتاب میں مصنف نے قرآن کی حیثیت اور اس کی اخلاقی تعلیم کو بیان کیا ہے۔ مصنف نے اس کتاب کو لکھ کر یہ ہرگز خیال نہیں کیا ہوگا کہ انسان اس کتاب کو پڑھنے کے بعد اسلام کے متعلق سب کچھ معلوم کرلے گا (کیونکہ اتنی چھوٹی سی کتاب میں اسلام کے متعلق سب کچھ بیان کرنا ناممکن ہے۔) اس امر کو ملحوظ رکھتے ہوئے کہ اس مضمون پر لٹریچر کی بہت ضرورت ہے اس کتاب کی اشاعت یقیناً خوشی کا موجب ہے۔ اسلئے ہم ان لوگوں کو جو روحانی امور میں دلچسپی لیتے ہیں۔ اس کتاب کے پڑھنے کی طرف متوجہ کرتے ہیں۔

۶۔ N.R.C. اپنی ۳ ستمبر کی اشاعت میں لکھتا ہے:-

"قرآن اور اس کی تعلیم" اس کتاب میں مسٹر جی۔ اے بشیر انچارج احمدیہ مسلم مشن قرآن مجید اور اس کی تعلیم کو دلنشیں رنگ میں پیش کرتے ہیں اسکے تین حصہ ہیں۔ (۱) پہلے حصہ میں قرآن مجید کے ظہور اور اس کے خدائی کلام ہونے کے علاوہ اس کے جمع اور ترتیب کے متعلق احمدی خیالات کو پیش کیا گیا ہے۔ قرآن مجید کے محفوظ ہونے اور بغیر کسی قسم کی تبدیلی کے ہم تک پہنچنے پر بحث کرتے ہوئے یہ بھی بیان کیا گیا ہے کہ قرآن مجید کو دوسری مذہبی کتب سے کیا نسبت ہے۔ اس میں یہ بھی بیان کیا گیا ہے۔ کہ چونکہ خدا کا پیغام جو خدا تعالیٰ نے اپنے انبیاء کے ذریعہ دنیا کو دیا تھا۔ محرف و مبدل ہو چکا تھا۔ جس کی وجہ سے یقین باقی نہ رہا تھا۔ اسلئے خدا تعالیٰ نے اس پیغام کو از سر نو دنیا کو دینے کے لئے قرآن مجید کو نازل فرمایا۔ قرآن باقی تمام مذاہب کی تکمیل کرتا ہے۔ اس کتاب میں واضح الفاظ میں یہ بیان کیا گیا ہے کہ قرآن مجید صرف اور صرف خدائی کلام پر مشتمل ہے۔ اس پر نبی اکرم کے اقوال و الفاظ کو بالکل دخل نہیں ہے۔ یہ جماعت قرآن مجید کے متعلق ایسا سخت عقیدہ رکھتی ہے۔ جس کے متعلق کسی کو کلام نہیں ہونا چاہیئے ——— دوسرا حصہ اخلاقی تعلیم پر مشتمل ہے۔ جس میں انسانی اخلاق کو یکجائی طور پر

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے علم کلام کی مقبولیت

خواجہ خورشید احمد صاحب سیالکوٹی مبلغ سلسلہ

جن لوگوں نے منظر تعمق اور عدل و انصاف کے ساتھ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی بصیرت افروز کتب کا مطالعہ کیا ہے۔ وہ بخوبی جانتے ہیں۔ کہ آپ کے کلام میں ایک خاص اثر اور غیر معمولی جاذبیت ہے۔ ہزاروں پژمردہ روحوں نے آپ کے بے نظیر اور روح پرور کلام سے جلا پائی اور سینکڑوں انسانوں کے قلوب آپ کے بیان فرمودہ حقائق روحانیہ سے صیقل ہو کر نور ایمان سے منور ہو گئے۔ اور اللہ تعالیٰ اور اس کے حبیب پاک سیدنا حضرت محمد عربی صلے اللہ علیہ وسلم کے والہ و شیدا بن گئے۔

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے کلام میں جو جاذبیت پائی جاتی ہے۔ اس کا کسی قدر اندازہ اس سے لگ سکتا ہے کہ چند روز ہوئے ایک معزز احمدی دوست بعض اہل علم اصحاب میں بیٹھ کر حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی کتاب "آئینہ کمالات اسلام" سے اخذ کردہ ایک مضمون سنا رہے تھے۔ سامعین اس مضمون کو جوں جوں سنتے جا رہے تھے۔ توں توں ان پر عجیب کیفیت کا عالم طاری ہو رہا تھا۔ اور کئی ایک اصحاب کی زبان پر لکھنے والے کے حق میں دعائیں نکل رہی تھیں۔ جب اس احمدی دوست نے مضمون سنانے کے بعد بتایا کہ یہ مضمون حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی کتاب "آئینہ کمالات اسلام" سے حاصل کردہ ہے۔ تو اہل علم اصحاب حیران و ششدر رہ گئے۔ لیکن ضد و تعصب کا برا ہو کہ وہ اکثر حق و صداقت کے اظہار میں حائل ہو جاتا ہے اور لوگ باوجود محاسن کے پائے جانے کے بھی دوسرے انسان کی علمی اور روحانی قابلیت کا اعتراف نہیں کرتے۔ کسے معلوم نہیں کہ حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ علیہ الصلوٰۃ والسلام کی کتب میں عظیم الشان حقائق و معارف قرآنیہ

موجود ہیں۔ جن کی نظیر کسی اور جگہ ملنی امر محال ہے

مولوی ثناء اللہ صاحب امرتسری جب زندہ تھے اور انہیں فضائل قرآن وغیرہ موضوع پر کسی سٹیج پر اپنے خیالات کے اظہار کا موقع ملتا تھا۔ تو اکثر ان کی زبان پر حضرت مسیح موعود کا یہ شعر ہوتا تھا۔ کہ ؎

جمال و حسن قرآں نور جان ہر مسلماں ہے
قمر ہے چاند اوروں کا ہمارا چاند قرآں ہے

مولوی ثناء اللہ صاحب امرتسری ہی در پردہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے حسن کلام کے معترف نہ تھے بلکہ ہم نے تو ایسے معاندین کی زبان سے بھی حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا بیان [illegible] کلام سنا ہے۔ جن کا دن رات مشغلہ ہی آپ کی توہین کرنا ہے۔ چند برس ہوئے خاکسار کو بمقام راولپنڈی ایک "احرار کانفرنس" سننے کا اتفاق ہوا۔ اس میں ایک مشہور احراری مقرر نے اسلام اور مسلمانوں کی موجودہ خستہ حالی کا رونا رونا شروع کیا۔ دوران تقریر میں کہنے لگے کہ ہماری موجودہ حالت بعینہ ویسی ہے۔ جیسے کسی نے کہا ہے ؎

ہر طرف کفر است جوشاں ہمچو افواج یزید
دین حق بیمار و بیکس ہمچو زین العابدین

جن لوگوں نے حضرت مسیح الزمان مہدی دوران علیہ السلام کا فارسی منظوم کلام پڑھا ہے وہ جانتے ہیں کہ مندرجہ بالا حقیقت پر مبنی شعر بھی حضور ہی کا ہے۔

ابو النور مولوی محمد شریف صاحب ابن جناب مولوی محمد شریف صاحب آف کوٹلی لوہاراں ضلع سیالکوٹ اپنے ماہنامہ "ماہ طیبہ" کی ایک اشاعت میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا یہ حقیقت افروز شعر درج کرتے ہیں کہ ؎

اسلام چیز کیا ہے خدا کے لئے فنا
ترکِ رضائے خویش پئے مرضیِ خدا

(رسالہ "ماہ طیبہ" ماہ مارچ ۱۹۵۲ء صفحہ ۵)

حضور علیہ السلام نے حق و صداقت کی تائید اور مذاہب باطلہ کی تردید میں ایسے ایسے زبردست دلائل بیان فرمائے ہیں کہ جن کا اغیار اسلام کے پاس قطعاً کوئی جواب ہی نہیں ہے۔ اور جماعت احمدیہ کی کامیابی کا راز بھی ہمیشہ اسی امر میں مضمر ہے کہ اس کے مناظرین نے بوجہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے ادنےٰ ترین خادم ہونے کے آپ نے اسلام کا حق [illegible] کیا ہے۔ اس کے باعث ہر میدان میں [illegible] عیسائی پادریوں اور آریہ پنڈتوں پر بفضلہ تعالیٰ فتح عظیم حاصل

سالانہ اجتماع

احمدی نوجوانو! آپ اپنے سالانہ اجتماع کے موقعہ پر احمدیت کے نئے مرکز ربوہ میں جمع ہو رہے ہیں۔ آپ کا مرکز میں جمع ہونا آپ کو مبارک ہو جب آپ یہاں سے واپس لوٹیں تو اپنے اپنے مقام پر الفضل کی اشاعت بڑھانے کی طرف بھی ضرور توجہ دیں۔ یہ بھی آپ کا ایک اہم فریضہ ہے۔

(قائمقام مینیجر الفضل)

موضوع پیش کیا گیا ہے۔ تیسرے حصہ میں مذہبی خیالات کا اظہار ہے۔ جیسے خدا تعالیٰ اور انبیاء کی صفات۔ مذہب اور عقل وغیرہ امور۔ یہ کتاب [illegible] اس جماعت سے تعارف حاصل کرنے کے لئے جو کہ اسلام کو اہل مغرب کے سامنے پیش کرنے کی کوشش کر رہی ہے۔ یہ کتاب سائنٹیفک طرز کی نہیں ہے۔" (بشیر وکالت تبشیر) (باقی)

ہوتی چلی آئی ہے۔ یہاں تک کہ معاند احمدیت مولوی ثناء اللہ صاحب امرتسری بھی لکھتے ہیں کہ:۔
"احمدیہ جماعت میں یہ کمال ہے۔ کہ وہ عیسائیوں اور آریوں کے ساتھ مسائل اسلامیہ میں بحث کرتے ہیں۔ جس میں محض اسلام کی قوت سے ان کو غلبہ ہو جاتا ہے۔ لیکن وہ اس غلبہ کو احمدیت یعنی مرزائیت کی صحت پر دلیل لاتے ہیں"۔
(اخبار اہلحدیث ۱۵ر جنوری ۱۹۲۶ء)

غرض یہ حقیقت ہے۔ کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا علم کلام اپنے اندر وہ قوت و تاثیر رکھتا ہے۔ کہ جو کسی اور انسان کے کلام میں نہیں ملتی۔ اور آپ نے اپنی کتب میں مخالفین اسلام کے مقابل اسلام کو غالب کرنے کے لئے ایسے ایسے دلائل بیان فرمائے ہیں۔ جو فی الواقع لاجواب دلائل ہیں۔ اور اگر کوئی مذاہب باطلہ کے مقابل ان دلائل کو پیش کرے۔ تو یقیناً اسے عظیم الشان کامیابی اور غلبہ حاصل ہوتا ہے۔ چنانچہ اسی حقیقت کے پیش نظر جناب غلام صمد رضا صاحب مدیر رسالہ "تبلیغ" لاہور اپنے ایک نوٹ میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی کتاب "وید اور قرآن کا مقابلہ" پر ریویو کرتے ہوئے رقمطراز ہیں کہ:۔

"جناب مرزا صاحب کا قلمی جہاد بجائے خود ایک ایسی قابل قدر اسلامی خدمت ہے۔ جس کا اسلامی پبلک شکر گذاری کے ساتھ اعتراف کرتی ہے۔ یہ ایک امر واقعہ ہے۔ کہ جناب مرزا صاحب کی تالیفات اور تصنیفات آریوں کے مقابلہ میں ایک زبردست اور کارگر حربہ کی حیثیت رکھتی ہیں۔ اس لئے جو مسلمان آریوں کے ساتھ مذہبی جنگ میں مظفر و منصور ہونا یا ایک غیر مذہب کے متعلق اپنی معلومات بڑھانا چاہتے ہیں۔ انہیں مرزا صاحب کی مذکورہ بالا تالیف کا ضرور مطالعہ کرنا چاہیئے"۔ (رسالہ "تبلیغ" لاہور جلد ۸ نمبر ۸ صفحہ ۳۱ ماہ محرم الحرام ۱۳۵۲ھ)

مدیر صاحب رسالہ "تبلیغ" نے مندرجہ بالا سطور میں جو کچھ لکھا ہے۔ عین صداقت پر مبنی ہے۔ اور واقعی یہ حقیقت ثابتہ ہے۔ کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے بیان کردہ دلائل کی دشمنانِ اسلام ہرگز تاب نہیں لا سکتے۔ چنانچہ مولانا محمد موسیٰ صاحب آزاد رحمانی وکیل انجمن مظفر پور مشرقی بنگال اپنے رسالہ "قول الحق" میں کسی آریہ پنڈت کی ایک بات کا جواب لکھتے ہوئے فرماتے ہیں کہ

"گفتگو اس امر میں نہیں ہے۔ کہ یہ امور مسلمہ ان (حضرت مرزا صاحب علیہ السلام۔ ناقل) کے پیروؤں نے شائع کئے تھے یا نہیں بلکہ گفتگو تو اس امر میں ہے کہ آریہ سماج کو یہ امور تسلیم ہیں یا نہیں۔ اگر نہیں تو کیوں۔ اور اگر ہیں۔ تو دستخط نہ کرنے کی وجہ؟ اس کا جواب یہ دیا جاتا ہے۔ کہ اس سے پہلے بھی تو چار برس ہوئے۔ جب یہ امور قادیانی کے پیروؤں نے شائع کئے تھے۔ اب ہمعزز ناظرین دیکھ لیں۔ کہ اس جواب کا سوال سے کیا تعلق ہے۔ مانا کہ یہ امور اس سے چار سال پہلے بھی شائع کئے گئے تھے پھر کیا ان کے شائع کرنے سے یہ لازم آگیا۔ کہ اب آریہ مہاشے نہ تو ان کا اقرار کریں۔ نہ انکار یا یہ لازم آگیا۔ کہ وہ میرے شائع کرنے کے قابل نہیں رہے تھے۔ میں نے انہیں کیوں شائع کیا...... اگر یہ بات ہو کہ اب سے چار سال پہلے مرزا صاحب قادیانی کے پیروؤں کے شائع کرنے سے یہ امور اس قابل نہیں رہے۔ کہ میں انہیں شائع کروں۔ تو اس کا سوچنا سمجھنا میرا کام اور میرا حق تھا۔......

علاوہ اس کے ہمارا اور مرزا صاحب کا اختلاف ایسا اختلاف کبھی تو نہیں۔ جیسا کہ عیسائیوں اور آریوں کا ہے۔ بلکہ ہم تو صرف چند ہی مسئلوں میں ان سے متفق نہیں۔ اور جب ان میں گفتگو ہو۔ تو ان سے اختلاف رکھتے ہیں۔ لیکن جب مسائل متفقہ میں کسی مخالف اسلام سے بحث ہو۔ تو ہم بے تامل ان کے شریک اور ان کے ساتھ ہیں۔ اور یہ کوئی ایسی بات نہیں جو آج کہی جاتی ہے۔ بلکہ اب سے بہت پہلے مرزا صاحب کے مشہور مخالف مولوی ثناء اللہ صاحب امرتسری نے اپنے اخبار اہلحدیث مورخہ ۵ر اگست ۱۹۱۰ء میں صاف لکھ دیا ہے۔ کہ ہمارے اختلاف پر مخالفین خوشی نہ منائیں"۔ (قول الحق" صفحہ ۳۰ تا صفحہ ۳۲ مطبوعہ نامی پریس شاہجہانپور)

مولانا آزاد رحمانی صاحب کے اس بیان سے ظاہر ہے۔ کہ جماعت احمدیہ کے پیشکردہ امور کا آریہ وغیرہ مخالفین اسلام کے پاس کوئی جواب نہیں ہے۔ اور جب کبھی کسی دوسرے اسلامی فرقہ سے تعلق رکھنے والے عالم نے وہ باتیں جو جماعت احمدیہ مذاہب باطلہ کے پیراؤں کے مقابل پیش کرتی ہے۔ اپنے مدمقابل کے سامنے پیش کیں۔ تو اس سے ان باتوں کا کوئی جواب نہ بن پڑا۔

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے علم کلام کے نتیجہ میں جو عظیم الشان روحانی تبدیلی آئندہ زمانہ میں پیدا ہونے والی ہے۔ اس کے خوشکن آثار ابھی سے ہویدا ہوتے نظر آرہے ہیں۔ اور غیر احمدی علماء بغیر آپ کا ذکر کئے آپ کی کتب سے صفحوں کے صفحے نقل کر کے اپنی کتب میں شائع کر رہے ہیں۔ چنانچہ ۱۳۵۰ھ کی چھپی ہوئی ایک کتاب "خزینۂ معرفت" حال ہی میں خاکسار کو دستیاب ہوئی ہے۔ اس کتاب کے ساڑھے تین سو سے زائد صفحات ہیں۔ اس کتاب کے مؤلف مولانا صوفی محمد ابراہیم صاحب قصوری نقشبندی ہیں۔ لیکن ناشر مولوی غلام حسین صاحب امام مسجد رانجھے خاں صاحب قصور ضلع لاہور ہیں۔ جنہوں نے اس کتاب کو فیروز پرنٹنگ ورکس ۱۱۹ سرکلر روڈ لاہور سے چھپوا کر شائع کیا تھا۔

کتاب "خزینۂ معرفت" کے باب ۹ میں زیر عنوان "حقائق" حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی مشہور کتاب "آئینہ کمالات اسلام" کے صفحہ ۵۷ تا ۶۰ پر درج شدہ پر معارف کلام بر مشتمل "حقیقت اسلام" نقل کر کے (دو تین مقامات پر بعض لفظی تغیر کے ساتھ) بلفظہ شائع کر دیا گیا ہے۔ جسے ہم "خزینۂ معرفت" سے ہی از دیادِ ایمان کے لئے ہدیۂ ناظرین کرتے ہیں:۔

"واضح ہو کہ اسلام عربی لفظ ہے۔ جس کے معنی ہماری اردو زبان میں بطور پیشگی ایک چیز کا مول دینا اور کسی کو اپنا کام سونپنا اور طالب صلح ہونا اور کسی امر یا خصومت کو چھوڑ دینا۔ اور اصطلاحی معنی وہ ہیں۔ جن کا قرآن کریم کی اس آیت ذیل میں اشارہ ہے۔

آیت بلیٰ من اسلم وجھہٗ للّٰہ وھو محسن فلہٗ اجرہٗ عند ربہ ولا خوف علیھم ولا ھم یحزنون۔ یعنی مسلمان وہ ہے۔ جو خدا تعالیٰ کی راہ میں اپنے تمام وجود کو سونپ دے۔ یعنی اپنے تمام وجود کو اللہ تعالیٰ کے لئے اور اس کے ارادوں کی پیروی کے لئے اور اس کی خوشنودی حاصل کرنے کے لئے وقف کر دے۔ اور پھر نیک کاموں پر خدا تعالیٰ کے لئے قائم ہو جائے۔ اور اپنے وجود کی تمام عملی طاقتیں اس کی راہ میں لگا دے۔ مطلب یہ ہے کہ اعتقادی اور عملی طور پر محض خدا تعالیٰ کا ہو جائے۔

اعتقادی طور پر اس طرح کہ اپنے تمام وجود کو درحقیقت ایک ایسی چیز سمجھ لے۔ جو خدا تعالیٰ کی شناخت اور اس کی اطاعت اور اس کے عشق اور محبت اور اس کی رضامندی حاصل کرنے کے لئے بنائی گئی ہے۔ اور عملی طور پر اس طرح کہ خالصاً حقیقی نیکیاں جو ہر ایک قوت کے متعلق اور ہر ایک خداداد توفیق سے وابستہ ہیں۔ بجا لاوے۔ مگر ایسے ذوق وشوق و حضور سے کہ گویا وہ اپنی فرمانبرداری کے آئینہ میں اپنے معبود حقیقی کے چہرہ کو دیکھ رہا ہے۔

پھر بقیہ ترجمہ آیت مذکورہ بالا کا یہ ہے۔ کہ جس کی اعتقادی و عملی صفائی ایسی محبت ذاتی پر مبنی ہو۔ اور ایسے طبعی جوش سے اعمال حسنہ اس سے صادر ہوں۔ وہ وہی ہے جو عند اللہ مستحق اجر ہے۔ اور ایسے لوگوں پر نہ کچھ خوف ہے اور نہ وہ کچھ غم رکھتے ہیں۔ یعنی ایسے لوگوں کے لئے نجات نقد موجود ہے۔ کیونکہ جب انسان کو اللہ تعالیٰ کی ذات و صفات پر ایمان لا کر اس سے موافقت تامہ ہو گئی۔ اور ارادہ اس کا خدا تعالیٰ کے ارادہ سے ہمرنگ ہو گیا۔ اور تمام لذت اس کی تابع فرمان الٰہی میں ٹھہر گئی۔ اور جمیع اعمال صالحہ نہ مشقت کی راہ سے بلکہ تلذذ اور احتظاظ کی کشش سے صادر ہونے لگیں۔ تو یہی وہ کیفیت ہے۔ جس کو فلاح اور رستگاری سے موسوم کرنا چاہیئے۔

اور عالم آخرت میں جو کچھ نجات کے متعلق مشہود و محسوس ہوگا۔ وہ درحقیقت اسی کیفیت راسخہ کے اظلال و آثار ہیں۔ جو اس جہان میں جسمانی طور پر ظاہر ہو جائیں گے۔ مطلب یہ ہے کہ بہشتی زندگی اسی جہان سے شروع ہو جاتی ہے۔ اور جہنمی عذاب کی جڑھ بھی اسی جہان کی کورانہ زلیست اور ناپاک زندگی ہے۔

اب آیت ممدوحہ بالا پر ایک غائت نظر ڈالنے سے ہر ایک سلیم العقل سمجھ سکتا ہے۔ کہ اسلام کی حقیقت تب کسی شخص میں متحقق ہو سکتی ہے۔ کہ جب اس کا وجود مع اپنے تمام باطنی و ظاہری قویٰ کے محض خدا تعالیٰ کے لئے اسی کی راہ میں وقف ہو جائے۔ اور جو امانتیں اس کو خدا تعالیٰ کی طرف سے ملی ہیں۔ پھر اسی معطی حقیقی کو واپس دی جاویں۔ اور نہ صرف اعتقادی طور پر بلکہ عمل کے آئینہ میں بھی اپنے اسلام اور اس کی حقیقت کاملہ کی ساری شکل دکھلائی جائے۔ یعنی شخص مدعی اسلام یہ بات ثابت کر دیوے۔ کہ اس کے ہاتھ پاؤں دل اور دماغ اور رحم اور اس کا علم و حلم اور اس کی تمام روحانی اور جسمانی قوتیں اور اس کی عزت اور اس کا مال اور اس کا آرام اور سرور جو کچھ اس کے سر کے بالوں سے پاؤں کے ناخنوں تک باعتبار ظاہر و باطن کے ہے یہاں تک کہ اس کی نیات اور اس کے دل کے خطرات اور اس کے نفس کے جذبات سب خدا تعالیٰ کے ایسے تابع ہو گئے ہیں۔ کہ جس طرح ایک شخص کے اعضاء اس کے تابع ہوتے ہیں۔ غرض یہ ثابت ہو جائے کہ قدم صدق اس درجہ تک پہنچ گیا ہے۔ کہ جو کچھ اس کا ہے۔ وہ اس کا نہیں۔ بلکہ خدا تعالیٰ کا ہو گیا۔ اور تمام اعضاء اور قویٰ الٰہی خدمت میں ایسے لگ گئے ہیں گویا وہ جوارح الحق ہیں"۔
(منقول از کتاب خزینۂ معرفت صفحہ ۳۱۱ تا ۳۱۲)

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا یہ پُر معارف کلام (جو بغیر حوالہ کے حضور کی کتاب "آئینہ کمالات اسلام" سے کتاب "خزینہ معرفت" کے باب ۹ میں درج کیا گیا ہے) کس قدر لطیف اور ایمان افروز کلام ہے۔ بھلا بجز مامورین ربانی کے عام دنیادار انسان کی زبان سے ایسا روح پرور کلام نکل سکتا ہے نہیں اور ہرگز نہیں۔

اس میں کیا شک ہے۔ کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کا علم کلام ایک ایسا معجز نما علم کلام ہے۔ کہ جسے سننے اور پڑھنے والے روحانی حظ اٹھاتے اور اپنی تشنگی بجھاتے ہیں۔ لاریب آپ کا کلام اپنے اندر حقائق و معارف روحانیہ کا ایک بحر متموج رکھتا ہے۔ جس میں غوطہ لگانے والا انسان خدا تعالیٰ کی سچی معرفت کے روحانی موتی اور جواہرات حاصل کرتا ہے۔ یہ یاد رہے کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اپنی بصیرت افروز کتب میں جو کچھ بیان فرمایا ہے۔ وہ قرآن کریم اور احادیث صحیحہ ہی کی روشنی میں بیان فرمایا ہے۔ نہ کہ ان سے الگ ہو کر اور حضور علیہ السلام جو پیغام لائے ہیں۔ وہ وہی روحانی اور ابدی پیغام ہے۔ جسے چودہ صدیاں قبل مکہ کی مقدس بستی سے ہمارے سید و مولیٰ حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے نشر کیا تھا۔ اور جسے اس زمانہ میں دنیا والے نظر انداز کر چکے تھے۔ حضور فرماتے ہیں۔ سے

ہم ہوئے خیر امم تجھ سے ہی اے خیر رسل
تیرے بڑھنے سے قدم آگے بڑھایا ہم نے

واٰخر دعوانا ان الحمد للّٰہ رب العالمین

اپنے چندے بڑھاؤ اور دوستوں کے پاس جا جا کر ان سے وعدے لکھواؤ!

"پس تم اپنے چندوں کو بڑھاؤ۔ لوگوں کے پاس جا جا کر ان سے وعدے لکھواؤ (حضور ایدہ اللہ کے خطبہ کا مفہوم ان کے ذہن نشین کر کے وعدے لیں۔ وکیل المال) اور بغیر میری تحریک کے نومبر کے آنے سے پہلے اپنے چندے پچھلے سال سے زیادہ کر لو۔ پھر بقائے بھی ادا کرو۔ اگر تم یہ کام کرو گے تو اللہ تعالیٰ کا فضل تم پر نازل ہوگا۔ اور میری دعائیں بھی تمہیں ملیں گی۔"

"کام چونکہ وسیع ہوتا جا رہا ہے اس لئے ضروری ہے کہ اس سال چندہ تحریک جدید پچھلے سال سے ڈیوڑھا ہو جائے۔"

پس بہ حیثیت جماعت ہر جماعت کو اپنا تحریک جدید کا چندہ ڈیوڑھا کرنا چاہیئے اور اس غرض کے لئے ہر مرد اور بچے کو تحریک جدید میں شامل کرنا چاہیئے۔ جو شامل ہیں ان کو خصوصاً دفتر دوم کے مجاہدوں کو اپنے وعدوں میں غیر معمولی اضافہ کرنا چاہیئے۔ کیونکہ ان کے وعدے جن کی آمد ایک سو روپیہ یا ایک سو سے اوپر ہے وہ پانچ روپے سالانہ دے رہے ہیں۔

ربوہ کے کارکنان میں ایسی مثالیں ہیں کہ جن کی آمد ۵۰/- کے اندر ہے وہ ۵۰/- یا ۶۰/- سالانہ یعنی ایک ماہ کی آمد سے بھی زیادہ دے رہے ہیں۔ پس خدام الاحمدیہ کے ایسے نوجوان جن کو اللہ تعالیٰ نے وافر حصہ دیا ہے وہ کم سے کم اتنا اضافہ کریں جو ان کی نصف آمد سے بڑھ جائے تا ان پر اللہ تعالیٰ کے فضل نازل ہوں اور حضور کی دعائیں بھی ملیں۔

خاکسار یہاں تک لکھ چکا تھا کہ حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کے حضور سے ڈاک ملی۔ اس کو کھولا تو اس میں جماعت گکھڑ ضلع گوجرانوالہ کا وعدہ ۵/۱۷۴ روپے تھا۔ یہ وعدہ ۲۱ احباب پر مشتمل تھا۔ اس میں سوائے پانچ کس کے باقی سب کے وعدے ڈیوڑھے ہیں اور دو نئے شامل کئے ہیں۔ ان میں ایک غیر احمدی ہیں۔ جزاھم اللہ احسن الجزاء۔

اسی طرح دوسری جماعتوں کو اپنے وعدے ڈیوڑھا کر کے دینا چاہیئے۔ اور شریف اور زیر تبلیغ غیر احمدی احباب کو جن کے دل میں اسلام کا درد اور محبت ہے اس تبلیغی مہم میں شامل کرنا چاہیئے۔ اللہ تعالیٰ توفیق عطا فرمائے۔ آمین۔ (وکیل المال تحریک جدید ربوہ)

تاجروں اور صناعوں کے لئے مرکز میں کام کرنے کا نادر موقعہ

ربوہ میں صنعتوں وغیرہ کے متعلق پہلے یہ طریق تھا کہ صدر انجمن احمدیہ کوشش کرتی تھی کہ صنعتوں میں اپنا حصہ رکھے۔ لیکن اب اگر مخلص احمدی صناع یہاں کوئی صنعت شروع کرنا چاہیں تو ان کو اس کی اجازت دی جائے گی بشرطیکہ وہ اپنی صنعت میں نیک آدمی بطور لیبر لگائیں جو اچھے شہری ہوں۔ اس سلسلہ میں صدر انجمن احمدیہ مناسب سہولتیں بھی بہم پہنچائے گی۔ مثلاً کارخانہ کی عمارت وغیرہ کے لئے زمین ربوہ کی قیمتوں کے لحاظ سے نسبتاً سستے داموں دے گی۔ خواہشمند احباب جلد درخواستیں بھجوائیں۔ بلکہ مخلص احباب کا فرض ہے کہ وہ اس طرف فوری توجہ کریں تاکہ ربوہ کی آبادی کی صورت پیدا ہو۔

خصوصاً کپڑا بننے والے لوگ اور دستی جولیٹھوں (ــــ) وغیرہ کا کام کرتے ہیں جلد توجہ کریں۔ یہ ثواب کا ثواب ہے اور فائدہ کا فائدہ۔ قادیان میں جن لوگوں نے کارخانے جاری کئے تھے خدا تعالیٰ کے فضل سے انہوں نے بہت کچھ فائدہ اٹھایا تھا۔ احباب اپنی درخواستیں صدر جماعت کی تصدیق اور سفارش کے ساتھ بھجوائیں۔ (قائمقام ناظر امور عامہ ربوہ)

ضروری اعلان

جملہ عہدیداران جماعتہائے احمدیہ کی آگاہی کے لئے اعلان کیا جاتا ہے۔ کہ ہر قسم کا چندہ دفتر خزانہ ربوہ میں وصول کیا جاتا ہے۔ . . . . اگر کسی جماعت کو چندہ مرسلہ کی رسید دفتر خزانہ سے نہ ملے تو بجائے نظارت بیت المال سے خط و کتابت کرنے کے براہ راست افسر صاحب خزانہ کو خطاب فرمایا کریں۔

(ناظر بیت المال ربوہ)

چندہ جلسہ سالانہ

احباب کرام جلسہ سالانہ میں ڈیڑھ ماہ سے بھی کم عرصہ باقی رہ گیا ہے مگر اس مد میں آمد جس رفتار سے آرہی ہے وہ نہایت ناکافی اور غیر تسلی بخش ہے جلسہ سے کافی عرصہ پہلے جلسہ سالانہ کا بجٹ پورا ہو جانا چاہیئے تھا۔ پس صدر صاحبان اور سیکرٹریان مال سے التماس ہے کہ پوری جدوجہد کر کے چندہ جلسہ سالانہ کی رقوم وصول کر کے جلد از جلد مرکز میں بھجوائیں۔ (ناظر بیت المال)

اعلان

مکرم چوہدری عبدالواحد صاحب نائب ناظر دعوۃ و تبلیغ کا تبادلہ نظارت بیت المال میں ہو گیا ہے اور ان کی جگہ مکرمی چوہدری ظہور احمد صاحب باجوہ سابق امام مسجد لنڈن نائب ناظر دعوۃ و تبلیغ ہو کر تشریف لائے ہیں۔ احباب کی آگاہی کے لئے اعلان کیا جاتا ہے۔ (ناظر دعوۃ و تبلیغ ربوہ)

اعلان برائے ٹکٹ سٹیج جلسہ گاہ

جو اصحاب اپنے آپ کو ٹکٹ سٹیج کے مستحق سمجھتے ہوں اپنے نام اور اپنے کوائف اپنی جماعت کے صدر یا امیر کی تصدیق سے ۱۵ دسمبر ۵۵ء تک نظارت ہذا میں بھجوا دیں۔ ضروری نہیں کہ ہر درخواست کنندہ کو ٹکٹ ملے۔ اس بارہ میں ناظر دعوۃ و تبلیغ کا فیصلہ آخری اور قطعی ہوگا۔

احباب درخواست دیتے وقت یہ امر ملحوظ رکھیں کہ موجودہ حالات اور جگہ کی قلت کے پیش نظر محدود تعداد میں ٹکٹ جاری کئے جائیں گے۔ (ناظر دعوۃ و تبلیغ ربوہ)

درخواستہائے دعا

(۱) پسرم شیخ لطف الرحمن سلمہ بی۔ اے کراچی ایک محکمانہ امتحان (اکاؤنٹنس) کی تیاری کر رہے ہیں۔ حضرت امیر المومنین۔ صحابہ و بزرگان سلسلہ اور دوستوں کی خدمت میں اعلیٰ نمبروں کے ساتھ کامیابی اور کامرانی کیلئے التزام کے ساتھ دعا کی درخواست ہے۔

(شیخ عظیم الرحمن ہیڈ کلرک نظارت دعوۃ و تبلیغ ربوہ)

(۲) ملک غلام مصطفیٰ صاحب ارشد واقف زندگی طالبعلم جامعہ احمدیہ جو سیلاب زدگان کی امداد کے سلسلہ میں شیخوپورہ گئے ہوئے تھے کسی مسافر کا بوجھل سامان اٹھا کر گہرے پانی سے گذر رہے تھے بوجھ کو برداشت نہ کرنے کی وجہ سے گر پڑے۔ ان کو ایک گہرا زخم ہو گیا ہے جس کا اپریشن ہوا ہے احباب ان کی صحت عاجلہ کیلئے دعا فرمائیں۔ (ناصر احمد ظفر جامعہ احمدیہ)

(۳) عاجز ایک عرصہ سے مختلف پریشانیوں و مشکلات میں مبتلا ہے احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ پریشانیوں سے نجات عطا فرمائے آمین۔ خانزادہ امیر اللہ خان۔ مردان

(۴) میری بہو چار سال سے بیمار چلی آرہی ہے۔ احباب مریضہ کی کامل شفایابی کے لئے دعا فرمائیں۔ رحمت اللہ جھنگ بازار مگھیانہ جھنگ

(۵) میرے عزیز بھائی ظفر اللہ صاحب نواب شاہ دس دن سے بخار میں مبتلا ہیں۔ احباب دعا فرمائیں اللہ تعالیٰ موصوف کو جلد صحت عطا فرمائے (ہدایت اللہ خاں پریذیڈنٹ لٹڈ بارد)

دعائے مغفرت

میرے عزیز بھائی چوہدری اللہ مہر صاحب نمبردار (ساکن مرالہ حال لاہور) مورخہ ۱۳-۱۱-۵۵ شب ۴ بجے بعمر ۴۸ سال وفات پا گئے۔ آپ نے ۳ لڑکے اور دو لڑکیاں چھوڑیں۔ وہ اپنے خاندان میں اکیلے احمدی تھے۔ احباب دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ ان کے بیوی بچوں اور بہن بھائیوں کو صبر جمیل عطا فرمائے۔ اور ان کو جنت الفردوس میں جگہ دے۔ آمین (چوہدری محمد شریف لاہور بار ٹس)

سردار نور احمد صاحب کہاں ہیں؟

سردار نور احمد صاحب کارکن تحریک جدید انجمن احمدیہ مورخہ ۱۱-۹-۵۵ کو تین دن کی رخصت پر گئے تھے۔ لیکن وہ تا حال اپنی ڈیوٹی پر حاضر نہیں ہوئے۔ اگر کسی دوست کو ان کا علم ہو تو ان کے پتہ سے فوراً مطلع فرمائیں۔ اگر سردار نور احمد صاحب خود اس اعلان کو پڑھیں تو فوراً دفتر حاضر ہو جائیں۔ وکیل الدیوان تحریک جدید ربوہ ضلع جھنگ مغربی پاکستان

سلطان بن یوسف کی واپسی

سلطان مراکش سیدی محمد بن یوسف دو سال کی جلاوطنی کے بعد اپنے وطن واپس پہنچ گئے ہیں۔ یہ عرصہ انہوں نے کارسیکا، مڈغاسکر اور فرانس میں گذارا۔

سلطان سیدی محمد بن یوسف کی تخت سے معزولی، جلاوطنی اور واپسی بظاہر تاریخ عالم کا ایک سادہ سا ورق نظر آتی ہے۔ لیکن اس کے ساتھ نوآبادیاتی نظام کے خلاف طویل اور صبر آزما جدوجہد کی جریاد وابستہ ہے۔ نوآبادیاتی نظام کا خونیں ڈرامہ شمال مغربی افریقہ کے ایک زرخیز ملک مراکش میں کھیلا گیا اور سلطان محمد بن یوسف کو بجا طور پر اس کا ہیرو قرار دیا جا سکتا ہے۔

بن یوسف ۱۸ نومبر ۱۹۲۷ء کو تخت نشین ہوئے۔ اس وقت ان کی عمر صرف ۱۷ سال تھی۔ وہ ذہین اور فرمانبردار تھے۔ اور ان میں فرانسیسیوں کے نقطۂ نظر سے ایک اچھے سلطان کی تمام خوبیاں موجود تھیں۔ لیکن دوسری جنگ عالمگیر نے جہاں شمالی افریقہ کی دوسری نوآبادیوں میں اضطراب کی لہر دوڑا دی وہاں بن یوسف کے ذہن پر بھی اثر ڈالے بغیر نہ رہ سکی۔

اس کے بعد ان کے رویہ میں بھی نمایاں تبدیلی نمودار ہوئی۔ اور انہوں نے ایک حقیقی حکمران کا انداز اختیار کر لیا۔ ۱۹۴۷ء میں وہ تنجیر گئے۔ اور فرانسیسی اقتدار کے خاتمے کا مطالبہ کیا۔ یہی بات انہوں نے ۱۹۵۲ء میں تخت نشینی کی پچیسویں سالگرہ مناتے ہوئے کہی اور اسی پر اکتفا نہیں کیا۔ بلکہ فرانسیسی ریذیڈنٹ جنرل سے بھی تعلقات منقطع کر لئے۔

لیکن مراکش میں فرانس کے حامی سرداروں کی بھی ایک معقول تعداد موجود تھی یہ لوگ اپنے مخصوص مفادات کی خاطر فرانس سے وابستہ تھے۔ ان میں سب سے نمایاں شخصیت جمیع المزوری الگلاوی کی تھی۔ یہ کوہستان اطلس کا ایک طاقتور امیر تھا۔ اس نے ۱۹۵۲ء اور ۱۹۵۳ء میں بہت سے پاشاؤں اور سرداروں اور مذہبی رہنماؤں کو اپنے گرد اکٹھا کر لیا۔ سلطان بن یوسف کے سنبھلنے سے پہلے پانی سر سے گذر چکا تھا۔ چنانچہ جب ۲۰ اگست ۱۹۵۳ء کو قبائلی گھوڑے سواروں نے رباط پر یلغار کی تو فرانسیسی ریذیڈنٹ جنرل نے خانہ جنگی کو روکنے اور سلطان کی جان بچانے کے بہانے انہیں ملک چھوڑنے پر مجبور کر دیا وہ اس عالم میں کارسیکا روانہ ہوئے کہ انہیں کپڑے بدلنے کی بھی مہلت نہ ملی۔ دوسرے ہی دن الگلاوی اور فرانس کے کٹھ پتلی مولائے بن عرافہ کو تخت پر بٹھا دیا گیا۔

مراکش کا نیا دور امن، ترقی اور اصلاحات کے اعلانوں کے باوجود خونریزی، جنگ وجدل اور شدید اضطراب کا دور ثابت ہوا۔ بن یوسف کے حامیوں کو چن چن کر گرفتار کیا گیا۔ اور فرانسیسی فوجوں نے قوم پرستوں کے خون سے مراکش کے میدانوں اور پہاڑوں کو رنگ دیا۔ سارے ملک میں دہشت پسندی کا دور دورہ تھا۔ جب بن یوسف کو مڈغاسکر منتقل کیا گیا۔ تو وہ جنگ آزادی لڑنے والوں کے محبوب بن چکے تھے۔

جون ۱۹۵۴ء میں جب مانڈیز فرانس کے وزیراعظم کا عہدہ سنبھالا تو شمالی افریقہ کے بارے میں فرانس کی نئی پالیسی کا آغاز ہوا۔ سب سے پہلے انہوں نے تونس کے قوم پرستوں کو مراعات دینے کی پیشکش کی۔ کیونکہ وہاں صورت حال نسبتاً زیادہ پیچیدہ نہیں تھی۔ دوسرے سال ان کے جانشین ایڈگر فورے۔ م نے مراکش میں بھی یہی طریق کار اختیار کرنے کا فیصلہ کیا لیکن مراکش کے تخت پر بن عرافہ کی موجودگی میں کسی سمجھوتے کی امید نہیں تھی۔ اور نہ فرانسیسی حکومت بن یوسف کو واپس لا کر اپنے وقار کو نقصان پہنچانا چاہتی تھی۔ اس نازک مسئلہ کو اس طرح حل کیا گیا کہ حکومت کے اختیارات ایک ریجنسی کونسل کو دے دیئے جائیں۔ اور دونوں سلطانوں کو پس منظر میں رکھا جائے۔

ایک طرف تو یہ اہتمام ہو رہا تھا۔ دوسری طرف الگلاوی نے ایک ڈرامائی اعلان کر کے سارے منصوبے کو تہس نہس کر دیا۔ اس نے بن یوسف کی تخت پر بحالی کا مطالبہ کر کے انہیں اپنی مکمل حمایت کا یقین دلایا۔

اب بازی کا رخ بدل چکا تھا۔ الگلاوی کے سارے حامی تیزی کے ساتھ بن یوسف سے آملے۔ جیسے وہ اب تک صرف اشارے کے منتظر ہوں۔ بن عرافہ نے تخت سے دستبرداری کا اعلان کر دیا۔ اور فرانس کے لئے اس کے سوا کوئی چارہ نہیں رہا۔ کہ وہ اپنی شکست تسلیم کرلے۔ بن یوسف کی کامیابی بڑی مکمل اور شاندار تھی۔

آج کا دن یقیناً مراکش کی تاریخ کا ایک سنہری اور یادگار دن ہے۔

(نوائے وقت)

مشرق وسطیٰ کی تازہ صورت حال

گذشتہ آٹھ سال سے عرب اسرائیلی تنازعہ نے مشرق وسطیٰ کو ایک آتش فشاں بنا رکھا ہے۔ جس کے اندر تلخی نفرت اور بے اطمینانی کی جوالا کھول رہی ہے اور کوئی نہیں کہہ سکتا کہ یہ کس لمحے پھٹ پڑے گی۔ اوائل نومبر میں جو سنگین نوعیت کے سرحدی حادثات ہوئے ہیں ان سے باقاعدہ جنگ چھڑ جانے کا خطرہ بھی پیدا ہو گیا ہے ۲ نومبر کو صحرائے سینائی میں عارضی صلح کے بعد مصر اور اسرائیل کے درمیان سب سے بڑی اور خونریز جھڑپ ہوئی۔

مغربی طاقتیں روس پر یہ الزام لگا رہی ہیں۔ کہ اس نے مصر کو اشتراکی اسلحہ فراہم کر کے جارحیت کو ہوا دی ہے۔ لیکن اگر وہ حقیقت پسندی کے ساتھ اس مسئلہ کا جائزہ لیں تو انہیں تسلیم کرنا پڑے گا، کہ صورت حال کے اس حد تک خراب ہو جانے کی ذمہ داری ان پر بھی کچھ کم عاید نہیں ہوتی پہلے تو وہ توازن اقتدار کے نام پر اسرائیل کو اسلحہ فراہم کرتے رہے اور عرب ممالک کو ہر معاملہ میں بے بس اور اپنا دست نگر جان کر ان سے بے اعتنائی برتتے رہے۔ لیکن اب جبکہ انہوں نے مجبور ہو کر اپنے لئے دوسرا راستہ تلاش کر لیا ہے تو سارا الزام روس کے سر تھوپنے میں مصروف ہو گئے ہیں۔ حالانکہ خود انہوں نے عرب ممالک کے قلب میں اسرائیل کا خنجر پیوست کر کے عربوں سے جو شدید ناانصافی کی ہے تاریخ اسے کبھی فراموش نہیں کرے گی۔

کیا دنیا اسلام ۱۴ مئی ۱۹۴۸ء کو بھول سکتی ہے؟ اس دن تل ابیب کے آرٹ میوزم میں سفید بالوں والے ۶۳ سالہ ڈیوڈ بن گوریان نے ممبر پر کھڑے ہو کر یہ الفاظ کہے تھے:

"یہودیوں کے قدرتی اور تاریخی حق کی بنا پر اور اقوام متحدہ کی جنرل اسمبلی کی قرارداد کی رو سے آج ہم فلسطین میں ایک یہودی مملکت کا اعلان کرتے ہیں۔ نئی ریاست کا نام اسرائیل ہو گا"

دوسرے دن صبح مصری طیاروں نے "اسرائیل" پر بمباری شروع کر دی اور شمال مشرق اور جنوب کی طرف سے عرب فوجوں نے اس پر یلغار کر دی۔ یہ فوجیں تعداد میں یقیناً زیادہ تھیں۔ لیکن نامناسب تربیت اور اسلحہ کی کمی نے انہیں اپنے مقصد میں کامیاب نہیں ہونے دیا۔ چنانچہ ۹ ماہ کی جنگ کے بعد فریقین نے ایک عارضی صلح نامے پر دستخط کر دیئے۔ اس وقت عام طور پر یہ خیال کیا جاتا تھا کہ یہ صلح نامہ بعد میں مستقل حیثیت اختیار کرے گا۔ لیکن اسرائیل کی جانب سے جنگ کے دوران گھر چھوڑنے والے عرب مہاجروں کی واپسی سے انکار پر عربوں نے نہ صرف مستقل صلح نہیں کی بلکہ اسرائیل کو تسلیم کرنے سے بھی انکار کر دیا۔ اس وقت سے لے کر آج تک سرحدی علاقوں میں قتل و غارت گری کا سلسلہ برابر جاری ہے۔

اس سارے ڈرامے میں مغربی طاقتوں کا رویہ انتہائی افسوسناک اور جانبدارانہ رہا۔ انہوں نے اپنے مخصوص مفادات کی خاطر اقوام متحدہ میں تقسیم فلسطین کے حق میں ووٹ دیا تھا۔ اس لئے وہ اسرائیل کی حمایت کی بھی پوری پوری کوشش کرتی رہیں ۱۹۵۰ء کا مشترکہ امریکی، برطانوی اور فرانسیسی اعلان بھی اسی حقیقت کا آئینہ دار ہے۔

اب جب کہ حالات ایک نیا رخ اختیار کر چکے ہیں نتائج کے بارے میں تو کوئی قطعی بات نہیں کہی جا سکتی۔ لیکن یہ توقع ضرور کی جا سکتی ہے کہ عرب ملکوں کی پوزیشن اسرائیل کے مقابلے میں پہلے سے قدرے بہتر ہو جائے گی۔ اور مغربی طاقتیں بھی جو امن و انصاف اور جمہوریت کا ذکر کرتے نہیں تھکتیں اس مسئلہ کا حقیقت پسندانہ جائزہ لینے پر مجبور ہو جائیں گی۔ (نوائے وقت)

نرخ اجناس

گڑ ۱۸/۰ تا ۲۳/۰۔ گڑ رس کرٹ ۱۵/۰ تا ۱۴/۰

شکر ۲۳/۰ تا ۲۶/۰۔ دیسی کھانڈ ۱۴/۰ تا ۶۲/۰

گندم ۱۰/۱ تا ۱۱/۱۲۔ چاول باسمتی ۲۱/۰ تا ۳۰/۰

چاول سیلہ ۲۱/۰۔ چاول سفید ۱۲/۸ تا ۱۳/۸۔ چنے سیاہ ۸/۸ تا ۸/۷۔ ماش سیاہ ۲۱/۰ ماش سبز ۲۲/۰۔ مونگ پنجابی ۱۷/۰ تا ۱۸/۰۔ مونگ بارود آباد ۱۹/۰ قنوجیہ ۱۶/۰ تا ۱۷/۸۔ کپاس دیسی ۲۴/۸

(اکبری منڈی لاہور)

مشرق قریب کے مسائل اور عرب مہاجرین

نیویارک ۱۷ نومبر۔ امریکہ کے موقر روزنامے نیویارک ٹائمز نے ایک حالیہ مقالہ افتتاحیہ میں اعلان کیا ہے کہ مشرق قریب کے مسائل کے حل کے سلسلے میں عرب مہاجرین کے مسئلے کو کلیدی اہمیت حاصل ہے۔ اخبار نے لکھا ہے کہ اگر عرب اور اسرائیل ان ہزاروں مہاجرین کی آبادکاری کے مسئلے کو حل کر لیں جو تقسیم فلسطین کی وجہ سے بے خانماں ہو گئے ہیں تو مشرق وسطیٰ سے دنیا کے امن کو خطرہ نہیں رہے گا۔

صوبائی کابینہ میں عبوری اسمبلی کے انتخابات سے پہلے توسیع نہیں ہوگی

وزیر اعلیٰ مغربی پاکستان ڈاکٹر خانصاحب کا اعلان

لاہور ۱۸ اکتوبر۔ وزیر اعلیٰ مغربی پاکستان ڈاکٹر خانصاحب نے بتایا ہے کہ صوبائی کابینہ میں عبوری اسمبلی کے انتخابات سے پہلے توسیع نہیں کی جائے گی۔ آپ نے بتایا کہ عبوری اسمبلی کے انتخابات ملتوی نہیں کئے جا رہے۔ آپ نے کہا۔ بہرکیف یہ مرکز کی ذمہ داری ہے۔ اور ہم مرکز کے احکامات پر ہر وقت انتخابات کرانے کو تیار ہیں۔

ڈاکٹر خانصاحب کراچی میں قریباً دو ہفتے تک قیام کرنے کے بعد کل لاہور پہنچے۔ ریلوے سٹیشن پر آپ نے اخباری نمائندوں سے بات چیت کے دوران مندرجہ خیالات کا اظہار کیا۔ ڈاکٹر خانصاحب سے استفسار کیا گیا۔ کہ وہ مغربی پاکستان کے سیاسی نظربندوں کے متعلق کیا کر رہے ہیں۔ ڈاکٹر خانصاحب نے کہا "کیا یہاں کوئی سیاسی نظربند ہیں؟ مجھے تو علم نہیں"۔ اور اس طرح آپ نے یہ سوال ٹال دیا — وزیر اعلیٰ مغربی پاکستان ہفتہ کے روز شمالی اضلاع اور قبائلی علاقوں کے دورہ کے سلسلہ میں پشاور جا رہے ہیں۔ ڈاکٹر خانصاحب سے شمالی اضلاع اور قبائلی علاقوں کے سیاسی نظربندوں کے متعلق پھر استفسار کیا گیا۔ تو آپ نے کہا "میں پشاور میں سیاسی نظربندوں کے معاملات پر غور کروں گا۔ لیکن میں یقیناً کسی ایسے شخص کو رہا کرنے کے لئے تیار نہیں جو پاکستان کے خلاف کچھ کرے"۔

ایک اور سوال کے جواب میں ڈاکٹر خانصاحب نے بتایا کہ انہوں نے مسٹر عبدالصمد خان اچکزئی کی فائل طلب کر لی ہے۔ آپ نے کہا "اب تک لاہور نہیں پہنچی ہوگی"۔

ڈھاکہ کے نزدیک گاڑی پٹڑی سے اتر گئی

دس مسافر مجروح

ڈھاکہ ۱۸ نومبر۔ گنگا سر سٹیشن سے تین میل کے فاصلہ پر زائن گنج چٹاگانگ مسافر گاڑی پٹڑی سے اتر گئی۔ جس سے دس اشخاص مجروح ہو گئے۔ حادثہ کی وجہ معلوم نہیں ہو سکی۔ زخمیوں میں گاڑی کا ڈرائیور فائرمین اور ایک پارسل کلرک بھی شامل ہے۔

تین امریکیوں کو چین سے نکل جانے کا حکم

ہانگ کانگ ۱۸ نومبر۔ پیکنگ ریڈیو کے ایک اعلان کے مطابق حکومت چین نے تین امریکیوں کو چین کی حدود سے نکل جانے کا حکم دیا ہے۔ حکومت چین نے ان امریکیوں کو "مجرم" قرار دیا ہے۔

اسرائیل کے لئے امریکی غلہ

واشنگٹن ۱۸ نومبر۔ امریکہ نے [illegible] ڈالر [illegible]

ارجنٹائن میں لیبر دفتر پر فوج کا قبضہ

بوئنس ایرز ۱۸ نومبر۔ ارجنٹائن کی فوج نے کل ٹینکوں اور بکتربند گاڑیوں کی مدد سے کنفیڈریشن آف لیبر کے دفتر پر قبضہ کر لیا ہے۔ اور بعض لیبر لیڈروں کو بھی گرفتار کر لیا ہے۔ یہ لیبر یونینیں کسی زمانہ میں پیرون حکومت کی ستون شمار کی جاتی تھیں۔ اس سے پہلے شہر کے بعض حصوں میں فوجی پریڈ کی گئی تھی۔ دفتر کے نواحی علاقوں میں مشین گنیں وغیرہ نصب کر دی گئی تھیں۔ ایک فوجی افسر کچھ فوجیوں کے ہمراہ دفتر میں داخل ہو گیا۔ اور تھوڑی دیر میں قبضہ مکمل ہو گیا۔ اس سلسلہ میں کوئی مداخلت نہیں کی گئی۔ دفتر کے باہر سابق صدر پیرون کی مرحوم بیوی کا ایک مجسمہ تھا جسے ایک ٹینک نے تباہ کر دیا۔ یہ مجسمہ پرونسٹ پارٹی کے پیروکاروں کے لئے ایک "درگاہ" بن چکا تھا اور یہاں روز پھول چڑھائے جاتے تھے۔

روس اور ترکی کے تعلقات

کراچی ۱۸ نومبر۔ انقرہ یونیورسٹی کے پروفیسر رحمت سکرو الیبار نے کراچی یونیورسٹی میں ترکی کی خارجہ پالیسی کا ذکر کرتے ہوئے کہا کہ ترکی تمام عالم میں امن چاہتا ہے۔ آپ نے روس کا ذکر کرتے ہوئے کہا کہ ابتداء میں ترکی اور روس کے تعلقات دوستانہ تھے۔ لیکن ۱۹۴۵ء کے بعد روس کی غیر دوستانہ پالیسی کی بناء پر تعلقات بگڑ گئے اور روس نے ترکی پر بہتان تراشنے شروع کر دیئے۔ پروفیسر سکرو نے کہا کہ اقوام متحدہ وغیرہ کے ساتھ تعلقات پیدا کرنے سے ترکی مغربی ممالک کے اور زیادہ قریب ہو گیا ہے۔

انسانی حقوق کی مشاورتی کمیٹی

اقوام متحدہ، نیویارک ۱۸ نومبر۔ اقوام متحدہ کی جنرل اسمبلی کی معاشرتی کمیٹی نے کثرت رائے سے ایک مشاورتی کمیٹی قائم کرنے کا فیصلہ کیا ہے۔ جو حقوق انسانی کے شعبہ میں کام کرے گی۔ اقوام متحدہ کے رکن ممالک انسانی حقوق کو فروغ دینے کے لئے رلیف فیلوشپ، رد ماہرین کی شکل میں اس کمیٹی سے امداد حاصل کر سکیں گے۔

۳ فاضل شیخ اسرائیل کے ہاتھ فروخت کرنے پر رضامند ہو گیا ہے۔

ڈھاکہ میں ذخیرہ اندوزوں اور چور بازاروں کی گرفتاریاں

سرکاری افسر خفیہ ذخیروں کے سراغ کیلئے کسی عمارت کی تلاشی لے سکتے ہیں

ڈھاکہ ۱۸ نومبر۔ ڈھاکہ میں چاولوں اور غلہ کی مصنوعی قلت دور کرنے کے لئے زبردست مہم شروع کر دی گئی ہے۔ پولیس کے دستوں نے کل غلہ اور دوسری ضروری اشیا نمک اور شکر کے ذخیروں پر چھاپہ مارے۔

معلوم ہوا ہے کہ تیسرے پہر تک ڈھاکہ میں ... ذخیرہ اندوزی کے الزام میں سترہ افراد سیفٹی ایکٹ کے تحت گرفتار کر لئے گئے تھے۔

ڈھاکہ میں چالیس ہزار من اور چٹاگانگ میں ۱۴۵ ہزار من نمک کے ذخیروں پر قبضہ کر لیا گیا —

اضلاعی حکام کو ہدایتیں جاری کر دی ہیں کہ وہ ذخیرہ اندوزوں کو سیفٹی ایکٹ کے تحت گرفتار کر لیں اور غلہ کے چھپے ہوئے ذخیروں کا پتہ لگائیں۔

ضلع مجسٹریٹوں اور سرکل افسروں کے علاوہ محکمہ مال، زراعت، انجمن امداد باہمی۔ اور پولیس کے افسروں کو بھی یہ اختیارات دیئے گئے ہیں کہ وہ چھپائے ہوئے ذخیروں کا کھوج لگانے کے لئے کسی بھی عمارت کی تلاشی لے سکتے ہیں۔ سماج دشمن عناصر کے خلاف حکومت نے جو مہم شروع کی ہے۔ اسے جلد از جلد کامیاب بنانے کے لئے اضلاعی حکام کو مزید اختیارات دیئے جا رہے ہیں۔

تعلیم الاسلام کالج میں ایک معلوماتی لیکچر

ربوہ ۱۸ نومبر تعلیم الاسلام کالج یونین کے زیر انتظام مکرم پروفیسر حبیب اللہ خان صاحب ایم۔ ایس سی نے Wax Gnomes کے موضوع پر تقریر فرمائی۔ تقریر کے بعد سوالات کا موقعہ بھی دیا گیا۔ جس میں اساتذہ کے علاوہ طلباء نے بھی حصہ لیا۔ یونین کے زیر انتظام اساتذہ کرام سے ان کے مضامین کے متعلق تقاریر کروانے کا انتظام کیا گیا ہے۔ یہ تقریر اس سلسلہ کی تیسری کڑی ہے۔

پچھلے ہفتہ محترم پروفیسر صاحب اخوند محمد عبدالقادر صاحب ایم۔ اے نے Mythology in Literature کے موضوع پر تقریر فرمائی تھی۔ — خالد سلیم سیکرٹری

لیڈر (بقیہ صفحہ ۲)

انہی مودودی صاحب کو اب ہمارے ارباب حکومت کشمیر کانفرنس میں مشورہ کے لئے خاص طور پر شامل کر رہے ہیں۔ تو کیا ہندوؤں اور عیسائیوں کے دل میں یہ خطرات تقویت نہیں پکڑیں گے کہ ہو سکتا ہے کل کو پاکستان کی حکومت انہی مودودی جیسے اہل علم حضرات کے مشورہ سے جو اپنے متعصبانہ۔ خود ساختہ اصول جن کو وہ قرآن کریم اور سنت رسول اللہ بتاتے ہیں نافذ کر دیں گے — راجہ صاحب لاکھ دہائی مچائیں کہ اسلام تو لا اکراہ فی الدین کا اصول پیش کرتا ہے۔ لکم دینکم ولی دین فرماتا ہے۔ اور فاتوا بسورۃ من مثلہ الخ کہہ کر الحاد۔ کفر اور ہر دین کے لوگوں کو دعوت دیتا ہے کہ اسلام کے اصولوں کے مقابلہ میں اپنے نظریات لاؤ۔ کون ہندو یا عیسائی ہے جو اس پر یقین کرے گا۔ وہ تو یہی کہے گا کہ جب مودودی صاحب حکومت کے نزدیک اتنے معتبر ہیں کہ انہیں ایک نہایت اہم معاملہ میں مشورہ کے لئے طلب کیا جاتا ہے تو ہو سکتا ہے کہ ان کے جبریہ نظریہ اسلام کو بھی پاکستان حکومت اپنا لے۔ اگر ایسا غلط معلوم ہو تو بتائیے ہندوؤں اور عیسائیوں کا سر پھرا ہے کہ وہ ایسے ملک میں رہیں اور جائدادیں پیدا کریں۔ محنت کریں اور اس کے ساتھ وفاداری کا اظہار کریں؟

اس لئے ہم راجہ صاحب کی خدمت میں عرض کرتے ہیں کہ جب تک پاکستان میں ایسا لٹریچر چلے گا اور اس کے لکھنے والوں کی اس طرح آؤ بھگت ہوتی رہے گی اس وقت تک نہ تو ہندوؤں کے دل میں اعتماد اور اطمینان پیدا ہو سکتا ہے اور نہ ترک وطن کی تکالیف عفریت ان کو ڈرا سکتا ہے۔

ولادت

میرے لڑکے عزیزم محمد شریف (ساکن ننگلی درویش قادیان) کے ہاں مورخہ ۱۱/۱۱/۵۵ کو بفضلہ تعالیٰ دوسرا لڑکا پیدا ہوا۔ احباب درازی عمر اور خادم دین بننے کیلئے دعا فرمائیں۔ نیز میرے بعض عزیز بخار سے بیمار رہیں دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ انہیں صحت کاملہ وعاجلہ عطا فرمائے آمین۔

(مولوی) عبدالدین قیام پور ورکاں ضلع گوجرانوالہ